غوثِ پاک رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡه

کی دِلوں پر حکومت

گیارہویں شریف ۱۴۴۸/۲۰۲۶ کا بیان

(For Islamic Brothers)

اجتماعِ غوثیہ 1448 / 2026 کا بیان

(23 ستمبر 2026ء، 11 ویں شب منگل اور بدھ کی درمیانی رات)

غوثِ پاک کی دِلوں پر حکومت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... امتحان لینے والے امتحان میں پڑ گئے صفحہ: 5

✿... کیا کسی کو دِلوں پر قبضہ مِل سکتا ہے...؟ صفحہ: 12

✿... اللہ والوں کی پہچان صفحہ: 18

✿... عِلْمِ دِین سیکھنا ہی کیوں ضروری ہے؟ صفحہ: 27

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنْ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

درودِ پاک کی فضیلت

اربعینِ عطّار، قسط:2، صفحہ:3، حدیثِ پاک نمبر:3 ہے:

أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ : اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَإِنَّهَا زَكَاةٌ وَقَالَ: لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ[1]

[1]... صحیح ابن حبان، کتاب الرقاق، ذکر بیان بان صلاۃ الداعی...الخ، صفحہ:348، حدیث:903۔

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم**:** جس مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو اُسے چاہئے کہ اپنی دعا میں یہ کہہ لیا کرے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ تو یہ زکوۃ ہے اور مومن کبھی بھلائی سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ جنّت اُس کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔[1]

شرح حدیث: جو شخص صدقہ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا اُس کا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اللہ پاک سے رحمت کی دعا کرنا یعنی درود پاک بھیجنا اُس کے لئے صدقہ ہے۔[2]

جن کا لقب ہے مصطفٰے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ | ان سے ہمیں خدا مِلا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
مشکلیں اُن کی حل ہوئیں قسمتیں اُن کی کھل گئیں | وِرد جنہوں نے کرلیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[4] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا

1... صحیح ابن حبان، کتاب الرقاق، ذکر بیان بان صلاۃ الداعی... الخ، صفحہ:348، حدیث:903۔
2... السراج المنیر بشرح جامع الصغیر، جلد:2، صفحہ:103۔
3... دیوانِ سالک، صفحہ:24-25 ملتقطاً۔
4... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا مختصر تعارُف

الحمد للہ! شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ مشہور و معروف ہستی ہیں ❁ آپ حسنی حسینی سَیّد ہیں ❁ آپ کا نامِ پاک: عبدُ القادِر اور کنیت: اَبُو محمد ہے ❁ مُحْیُ الدِّین (یعنی دِین کو زِندہ کرنے والے) اور غَوْثُ الثَّقَلَین (یعنی جنّوں اور انسانوں کے غوث، مددگار) آپ کے مشہور اَلقاب ہیں ❁ حضورِ غوثِ پاک، شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ 470 ہجری کو جِیلان میں پیدا ہوئے ❁ 91 سال اس دُنیا میں تشریف فرما رہے ❁ 561 ہجری میں آپ نے دُنیا سے پردہ فرمایا۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدم اعلٰی تیرا
سَر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا مَلتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیا دَبے جس پہ حِمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کُتّا تیرا
مصطفٰی کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا[1]

گیارہویں والا پیر کہنے کا سبب

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں عام طَور پر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو **گیارہویں والا پیر** کہتے ہیں، ویسے بھی حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے ایصالِ ثواب کی محافِل کو گیارہویں شریف کہا جاتا ہے۔ اس کے کئی اسباب ہیں، مثلاً ❁ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا

[1]... حدائقِ بخشش، صفحہ: 19 ملتقطاً۔

یومِ وِصال 11 ربیعُ الآخر ہے، اس لئے آپ کو گیارہویں والا پیر کہتے ہیں ❁ حُضُور **غوثِ پاک** رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا سلسلۂ نسب 11 واسطوں سے امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللهُ عَنہ تک پہنچتا ہے[1] ❁ آپ کا شجرۂ طریقت (یعنی آپ کے پیر صاحِب، پھر ان کے پیر صاحِب، پھر اُن کے پیر صاحِب یوں جو لڑی ہے، یہ شجرہ شریف بھی) 11 واسطوں سے مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ، شیر خدا، علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ تک پہنچتا ہے ❁ مَشْہُور مُفَسّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب جاءَ الْحق میں اس کی ایک اور بہت پیاری اور ایمان افروز وجہ لکھی ہے۔ لکھتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ 12 وِیں شریف یعنی سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد شریف بہت پابندی سے کیا کرتے تھے، ایک دن رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: عَبدُ القادِر! تم نے ہمیں 12 وِیں سے یاد کیا، ہم تمہیں 11 وِیں دیتے ہیں۔ چونکہ یہ سرکاری عطیہ ہے، اس لئے تمام دُنیا میں پھیل گیا۔ الحمدللہ! صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اب تک غُلامانِ غوثِ اعظم ربیع الآخر میں خصوصاً اور اس کے عِلاوہ ہر اسلامی مہینے کی 11 تاریخ کو ذوق و شوق کے ساتھ 11 وِیں شریف کا اہتمام کرتے ہیں۔[2]

تیرے جَدّ کی ہے بارہویں غوثِ اعظم | ملی ہے تجھے گیارہویں غوثِ اعظم
کوئی ان کے رُتبہ کو کیا جانتا ہے | مُحَمَّد کے ھیں جانشیں غوثِ اعظم
ہوئے اَولیا ذی شرف گرچہ لاکھوں | مگر سب سے ہیں بہتریں غوثِ اعظم
تجھے سب نے جانا، تجھے سب نے مانا | تری سب میں دُھومیں مچیں غوثِ اعظم[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

1... زبدۃ الآثار، ذکر نسبہ وصفتہ، صفحہ: 35-36۔
2... جاء الحق، صفحہ: 220 ملخصاً۔
3... قبالۂ بخشش، صفحہ: 166، 168 ملتقطاً۔

امتحان لینے والے امتحان میں پڑ گئے

بَهْجَةُ الْاَسْرَار شریف جو حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ کی سیرت پر لکھی ہوئی سب سے مُعْتَبر اور مُسْتَنَد کتاب ہے، اس میں ہے: جب غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ کی شہرت ہوئی، لوگ آپ کی طرف آنے، آپ کے بیانات سننے اور نیک بننے لگے تو بعض اَہْلِ عِلْم کو کچھ شُبہ ہوا، چنانچہ بغداد کے 100 بڑے بڑے عُلَما جو بہت ماہِر عالِم اور بہت ہی ذہین تھے، انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور ایک سَو (100) مختلف دِینی مسئلے جمع کئے، طے یہ پایا کہ سب غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ کی خِدمت میں جا کر اپنا اپنا مسئلہ پوچھیں گے تا کہ معلوم ہو کہ آپ کا علمی مقام و مرتبہ کیا ہے۔ چنانچہ سب نے بہت سوچ بچار کر اپنے مطابق بہت ہی مشکل مسئلے نکال لئے اور غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ کی محفل میں پہنچ گئے۔

حضرت شیخ مُفَرَّج رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: میں بھی اُس وقت محفلِ پاک میں حاضر تھا۔ جب وہ عُلَما محفل میں آکر بیٹھے تو غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ نے اپنا سَر مبارک جھکا دیا، فوراً ہی آپ کے سینہ پاک سے ایک روشنی چمکی اور ان سب اَہْلِ عِلْم کے سینوں پر سے گھوم گئی۔ اب کیا تھا، وہ روشنی جس جس عالِم کے سینے پر سے گزرتی گئی، وہ حیرت میں پڑ کر تڑپنے لگا، اُن سب اَہْلِ عِلْم نے اپنے گریبان پھاڑ دیئے اور ننگے سَر ہو کر غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ کے قریب ہوئے اور آپ کے قدموں پر سَر رکھ دیئے! غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ جو رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے شہزادے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی اَوْلاد میں سے ہیں، آپ کو اِن اَہْلِ عِلْم پر رحم آگیا، آپ ایک ایک کر کے سب کو اپنے سینے سے لگاتے گئے اور فرماتے گئے: تمہارا سُوال یہ ہے اور اُس کا جواب یہ ہے۔ یونہی کرتے کرتے سارے اَہْلِ عِلْم کے سُوال بھی خود بتا دیئے اور جواب بھی خُود ہی ارشاد فرما دیئے!

حضرت شیخ مُفَرَّجہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعد میں ان اَہلِ عِلْم سے پوچھا گیا: تمہیں کیا ہو گیا تھا؟ بولے: جیسے ہی ہم محفل میں آکر بیٹھے، اچانک ایسا ہوا کہ ہم نے زندگی بھر جو عِلْم پڑھا تھا، سارے کا سارا ہمارے سینوں سے ایسے مٹ گیا، گویا کبھی ہم نے پڑھا ہی نہیں تھا۔ جب غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے سینے سے لگایا تو ہمارا عِلْم واپس آگیا۔[1]

گُلِ بُوستانِ نبی، غوثِ اعظم	مہِ آسمانِ علی، غوثِ اعظم
تُو وہ گل ہے باغِ حسین و حسن کا	کہ بُو تیری سب میں بسی غوثِ اعظم
قدم کیوں نہ لیں اولیا چشم و سر پر	کہ ہیں والیِ ہر وَلی غوثِ اعظم

وضاحت: ہمارے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ، نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے باغ کے مہکتے پھول، آسمانِ ولایت یعنی علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ کے چمکتے چاند ہیں، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تو حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ عنہما کے باغ کے ایسے مہکتے ہوئے پھول ہیں کہ آپ کی خوشبو سے پورا باغِ ولایت مہک رہا ہے، کیوں نہ ہر ولی آپ کے قدم کو اپنے سر کا تاج بنائے کہ آپ ہر ولیُّ اللہ کے آقا ہیں۔

ہیں پیرِ پیراں!	غوثِ پاک	ہیں میرِ میراں!	غوثِ پاک
مَحْبُوبِ سُبحاں!	غوثِ پاک	ولیوں کے سُلطاں!	غوثِ پاک
مُشکل ہو آساں!	غوثِ پاک	دو دَرد کا دَرماں!	غوثِ پاک
فرماؤ اِحساں!	غوثِ پاک	راحت کا سَاماں!	غوثِ پاک[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1]... بَھْجَۃُ الْاَسْرَار، ذکر وعظہ...الخ، صفحہ: 185۔
[2]... وسائلِ فردوس، صفحہ: 59-60 ملتقطاً۔

اللہ والوں کا مقام و مرتبہ

پیارے اسلامی بھائیو! اس وقعے سے ایک اَہَم بات جو ہمیں سیکھنے کو ملتی ہے، وہ یہ کہ کبھی بھی اپنے عِلْم اور معلومات کے بھروسے پر نیک لوگوں کا امتحان نہیں لینا چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں ایسوں سے اور ایسی بے ادبیوں سے محفوظ فرمائے۔ یاد رکھئے! اللہ پاک کے جو نیک بندے ہوتے ہیں، اللہ پاک کی بارگاہ میں اُن کا بڑا مقام ہوتا ہے، بخاری شریف میں حدیثِ قدسی ہے، یعنی زَبانِ مَحْبُوبِ ذیشان کی ہے مگر فرمان اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن کا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیّاً فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ جو بندہ میرے کسی وَلِی سے دُشمنی رکھے، میں (اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن) اسے اِعْلانِ جنگ دیتا ہوں۔[1]

اللہ! اللہ! کیسی سخت وعید ہے۔ بھلا غور تو فرمائیے! جسے اللہ پاک اِعْلانِ جنگ دے، وہ دُنیا و آخرت میں ذِلّت سے کیسے بچ سکتا ہے، ہرگز نہیں بچ سکتا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اللہ والوں کی شان میں گستاخی سے بچتے رہیں۔

محفوظ سدا رکھنا شہا بے اَدَبوں سے | اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو[2]

اللہ والوں کے سامنے علم کا گھمنڈ

حضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ہی واقعہ ہے، آپ بغداد شریف میں جامعہ نظامیہ میں پڑھا کرتے تھے، ایک دِن آپ اور آپ کے مدرسے کے 2 ساتھی اِبْنِ سقا اور شیخ عبد اللہ تَمِیْمِی مِل کر غوث نامی ایک بزرگ کی زیارت کے لئے نکلے۔ راستے میں ❁ ابنِ سقا بولا: میں ان بزرگ سے ایسا مسئلہ پوچھوں گا کہ وہ جواب نہیں دے سکیں گے ❁ شیخ عبد اللہ تَمِیْمِی

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ: 1597، حدیث: 6502۔
2... وسائلِ بخشش، صفحہ: 315۔

بولے: میں بھی مشکل سوال پوچھوں گا، دیکھتا ہوں، وہ کیا جواب دیں گے ﷺ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کیا بات ہے..! آپ نے فرمایا: اللہ پاک کی پناہ! میں تو کوئی سُوال نہیں پوچھوں گا بلکہ ان کی زیارت کی برکت لوٹوں گا۔ اب یہ تینوں حضرات اُن بزرگ کی خِدْمت میں پہنچے، انہوں نے اِبْنِ سقا کو دیکھتے ہی جلال میں آکر فرمایا: اے ابنِ سقا! تیری ہلاکت ہو، تُو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھنے آیا ہے، جس کا مجھے جواب نہیں آئے گا؟ سُن! وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔ بے شک میں تیرے اندر کفر کی آگ بھڑکتی دیکھ رہا ہوں۔ پھر شیخ عبد اللہ تَیْمِی سے فرمایا: تم میرے عِلْم کا امتحان لینے آئے ہو؟ سنو! تمہارا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے اور تمہاری بے ادبی کی وجہ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ دُنیا تمہارے کانوں کی لَو تک پہنچے گی۔

پھر ان بزرگ نے حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی طرف پیار سے دیکھا اور فرمایا: اے عبد القادر! آپ نے ادب کی وجہ سے اللہ و رسول کو راضی کیا، میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ بغداد کے منبر پر بیٹھے فرما رہے ہیں: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ (یعنی میرا یہ قدم سب ولیوں کی گردنوں پر ہے)۔[1]

جس کی منبر بنی گردنِ اولیا | اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

پیارے اسلامی بھائیو! ان نیک بزرگ نے جیسا فرمایا تھا، بعد میں بالکل ویسا ہی ہوا، ابنِ سقا جو اپنے عِلْم کے غرور میں تھا، ایک وقت آیا کہ یہ غیر مُسْلِم ہو کر بے ایمانی کی حالت میں دُنیا سے گیا، شیخ عبد اللہ تَیْمِی جو ان کا امتحان لے رہے تھے، بعد میں دُنیا داری میں پڑ گئے اور حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو اللہ پاک نے بہت اُونچا مقام عطا فرمایا، پھر وہ وقت بھی آیا کہ

[1]... بَهْجَةُ الْاَسْرَار، ذکر اخبار المشائخ عنہ بذالک، صفحہ: 19۔

آپ بغداد کے منبر پر تشریف فرما تھے اور فرما رہے تھے: قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ (یعنی میرا یہ قدم سب ولیوں کی گردنوں پر ہے)۔

قدم گردنِ اولیا پر ہے تیرا | ہے تو رب کا اَیسا وَلی غوثِ اعظم (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ولیوں کی، نیک بندوں کی خِدمت میں حاضِری ہو تو ادب رکھنا چاہئے، اس سے اللہ ایک کی رحمتیں حاصل ہوتی ہیں، دیکھئے نا...! موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے مقابلے میں آنے والے جادوگروں کو اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلام کا ادب کرنے کی وجہ سے ایمان کی دولت نصیب کر دی، انہوں نے آپ کا ادب کرتے ہوئے آپ سے اجازت مانگی اور عرض کیا:

یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ (پ9، الاعراف:115) | تَرْجَمۂ کنزُالعِرفان: اے موسیٰ! یا تو آپ (اپنا عصا) ڈالیں یا ہم (کچھ) ڈالتے ہیں۔

تفسیرِ قُرطُبی میں لکھا ہے: جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کا ادب کیا اور آپ کی اجازت کے بغیر اپنا جادو پیش نہیں کیا، اللہ پاک نے اسی ادب کی وجہ سے انہیں ایمان وہدایت کی دولت عطا فرمائی۔(2) لہٰذا اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضری کے وقت ہمیں ادب ہی ادب رکھنا چاہیے۔ اللہ پاک کے نیک بندوں کے سامنے اپنی چار کتابوں کے عِلْم پر مغرور نہیں ہونا چاہئے، ورنہ اس کا سخت نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

محفوظ سدا رکھنا شہا بے اَدَبوں سے | اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو(3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1... سامانِ بخشش، صفحہ:120۔
2... قرطبی، پارہ:9، سورۂ اعراف، زیرِ آیت:115، جز:7، جلد:4، صفحہ:158۔
3... وسائلِ بخشش، صفحہ:315۔

غوثِ پاک کی دِلوں پر حکومت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا: 100 اَہْلِ عِلْم حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اِمتحان لینے آئے، آپ نے پَل بھر میں ان سب کے دِلوں پر تَصَرُّف فرمایا، سب کے دِلوں سے عِلْم کو کھینچ لیا، پھر رحم و کرم فرماتے ہوئے، سب کا عِلْم واپس بھی لوٹا دیا۔ اِس سے معلوم ہوا: اللہ پاک نے حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دِلوں پر قبضہ عطا کیا ہے، آپ جب چاہتے ہیں، جس کے دِل پر چاہتے ہیں تَصَرُّف فرماتے ہیں۔

شَیخ شِہَابُ الدِّیْن سُہْرَوَرْدِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے چچا جان حضرت ابو نَجِیْب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا۔ ہم جب تک حضورِ غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر رہے، میرے چچا جان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ با ادب، خاموشی کے ساتھ، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر بیٹھے رہے، جب ہم وہاں سے واپس آئے تو میں نے چچا جان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ آپ حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں اتنے با ادب طریقے سے بیٹھے ہوئے تھے؟ میرے چچا جان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں اُس ہستی کا ادب کیوں نہ کروں کہ جن کو اللہ پاک نے تمام اولیا کے دلوں پر اور اُن کے احوال پر قبضہ عطا کیا ہے۔[1]

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا	اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سَر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا	اولیا مَلتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیا دَبے جس پہ حِمایت کا ہو پنجہ تیرا	شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کُتّا تیرا
مصطفٰی کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا	جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا[2]

1 ... بَهْجَةُ الْاَسْرَار، ذکر احترام المشائخ... الخ، صفحہ: 438-439۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 19 ملتقطاً۔

دِل میری مٹھی میں ہیں

حضرت عمر بزّاز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن میں حضورِ غوثِ پاک شیخ عبد القادر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جارہا تھا، خلافِ معمول راستے میں کسی نے بھی آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سلام نہیں کیا، میں بڑا حیران ہوا اور دل میں سوچا کہ پہلے تو مسجد جاتے ہوئے لوگوں کا آپ کو سلام کرنے کے لئے رش لگ جاتا ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ آج کوئی بھی آپ کو سلام نہیں کر رہا؟

فرماتے ہیں: اتنا سوچنے کی دیر تھی کہ لوگ حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سلام کرنے کے لئے لپکے، دیکھتے ہی دیکھتے اتنا رش ہو گیا کہ میں آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے دور ہو گیا، یہ صورتِ حال دیکھ کر میں نے دل میں سوچا: افسوس..! اِس سے تو یہی بہتر تھا کہ لوگ آپ کی طرف مُتَوَجّہ نہ ہوتے کم از کم مجھے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا قُرب تو حاصل تھا، اتنا سوچنے کی دیر تھی کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میری طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے فرمایا: اَوَمَا عَلِمْتَ اَنَّ قُلُوْبَ النَّاسِ بِیَدِیْ اِنْ شِئْتُ صَرَّفْتُھَا عَنِّیْ وَاِنْ شِئْتُ اَقْبَلْتُ بِھَا اِلَیَّ یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے قبضے میں ہیں، چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف مُتَوَجّہ کرلوں۔[1]

اللہ اکبر! کیا شان ہے میرے غوثِ پاک کی...! عاشِقِ غوثِ اعظم، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بارگاہِ غوثیت میں عرض کرتے ہیں:

بندہ مَجْبُور ہے خاطِر پہ ہے قبضہ تیرا	غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ
کہ یہ سینہ ہو محبّت کا خزینہ تیرا[2]	کُنجیاں دِل کی خُدا نے تجھے دِیں ایسی کر

1...بَھْجَۃُ الْاَسْرَار، ذکر فصول من کلامہ...الخ، صفحہ:149۔

2...حدائقِ بخشش، صفحہ:30-31 ملتقطاً۔

کیا کسی کو دِلوں پر قبضہ مِل سکتا ہے...؟

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کے شعر کا یہ جو مصرع ہے:

بندہ مجبور ہے، خاطر پہ ہے قبضہ تیرا

ایک مرتبہ کسی عاشِقِ رسول نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی خدمت میں خط لکھا اور کہا: آپ کا یہ جو مِصرَع ہے، اس میں آپ نے لکھا کہ حضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ دِلوں پر قبضہ رکھتے ہیں، یہ مصرع مجھے غلط محسوس ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں تو یہ ہے کہ دِل اللہ پاک کے قبضے میں ہیں، وہ جدھر چاہتا ہے، دِلوں کو پھیر دیتا ہے، حدیثوں میں اللہ پاک کو مُقَلِّبَ الْقُلُوْب (دِلوں کو پھیرنے والا) فرمایا گیا ہے۔ پھر غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کے لئے کیسے کہا جا سکتا ہے کہ آپ دِلوں پر قبضہ رکھتے ہیں؟

اب اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اس کا جواب لکھا...! سُبْحٰنَ اللہ! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی کیا بات ہے...! جب علمی بحث فرماتے ہیں تو قرآن و حدیث کی روشنی میں ایسے ایسے دلائل دیتے ہیں کہ رُوح خوش ہو جاتی ہے، ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

علم کا چشمہ ہوا ہے موجزن تحریر میں | جب قلم تو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا!

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے کیا جواب دیا؟ فرماتے ہیں: اَلْحَق (یعنی بالکل حق ہے، سچ ہے کہ) اللہ پاک ہی مُقَلِّبَ الْقُلُوْب (دِلوں کو پھیرنے والا) ہے، سب کے دِلوں، نہ صِرْف دِل بلکہ عالَم کے ذَرّے ذَرّے پر حقیقی قبضہ اللہ پاک ہی کا ہے مگر (یاد رکھو!) نہ اس کی قدرت محدود، نہ اس کی عطا کا دروازہ مَسْدُود...!! (یعنی اللہ پاک اس بات پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ اپنے نیک صالِح بندوں، اپنے ولیوں کو بھی دِلوں پر قبضہ عطا فرما دے)۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ (پ28، الحشر:6)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: ہاں اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دیدیتا ہے

پتا چلا؛ اللہ پاک چاہے تو اپنے محبوبوں کو ❁ آنکھوں ❁ کانوں پر قبضہ عطا فرماتا ہے ❁ ہاتھ پیروں پر قبضہ عطا فرماتا ہے ❁ دِل و دِماغ ❁ ہوش و حواس پر قبضہ عطا فرماتا ہے ❁ نہ اس کی قدرت میں کمی ہے ❁ نہ عطاؤں میں تنگی ہے۔[1]

فرشتوں کا دِلوں پر قبضہ

اس کے بعد اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِس کی چند مثالیں ذِکْر کی، لکھتے ہیں: ❁ کیا فرشتے دِلوں میں نیک ارادے نہیں ڈالتے؟ بُرے ارادوں سے دِل نہیں پھیرتے...؟ بالکل اللہ پاک کی عطا سے فرشتے دِلوں میں نیک ارادے بھی ڈالتے ہیں، بُری باتوں سے دِلوں کو پھیرتے بھی ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: ایک مرتبہ سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک رَستے پر تشریف لائے، وہاں موجود صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے فرمایا: کیا تم نے اِدھر سے کسی کو گزرتے دیکھا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! دِحْیَہ کَلْبِی ابھی یہاں سے گزرے ہیں۔ فرمایا: یہ دِحْیَہ کَلْبِی نہیں بلکہ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام تھے، جو دشمنوں کے دِلوں میں رعب ڈالنے آئے تھے۔

پتا چلا؛ اللہ پاک اپنے فرشتوں کو یہ طاقت عطا فرماتا ہے کہ وہ بندوں کے دِلوں پر تَصَرُّف کرتے ہیں، ان کے دِلوں میں رُعب بھی ڈالتے ہیں، خوشی کی کیفیات بھی اُبھارتے ہیں۔ جب اللہ پاک فرشتوں کو یہ طاقت عطا فرماسکتا ہے تو اپنے نیک بندوں کو یہ طاقت کیوں عطا نہیں فرماسکتا...؟ ضرور عطا فرماسکتا ہے اور عطا فرماتا بھی ہے۔[2]

[1]... فتاویٰ رضویہ، جلد:21، صفحہ:379-380 بتصرف۔

[2]... فتاویٰ رضویہ، جلد:21، صفحہ:380-381 بتصرف۔

شیطانوں اور انسانوں کے دِلوں میں وسوسے

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ مزید فرماتے ہیں: ❁ فرشتوں کی شان تو بہت اُونچی ہے، قرآن پڑھو! پتا چلتا ہے کہ شیطانوں کو بھی دِلوں پر قبضہ دیا گیا ہے۔ قرآنِ کریم کی سب سے آخری 2 آیتیں ہیں:

اَلَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ٪﴿۶﴾ (پ30، الناس:5، 6)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔

پتا چلا؛ شیطان اور بُرے انسان، یہ دونوں وہ ہیں جو دِلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

بعض دفعہ ہمارے ساتھ ایسا ہوتا ہے ❁ بڑے جوش و خروش کے ساتھ وُضُو کرتے ہیں، مصلّٰی بچھاتے ہیں، نفل پڑھنا شروع کرتے ہیں، دِل ہوتا ہے کہ آج ساری رات نفل پڑھوں گا ❁ قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنے بیٹھتے ہیں، دِل ہوتا ہے کہ آج کم از کم 5 سپارے تو پڑھ کر ہی اُٹھوں گا ❁ تسبیح لے کر بیٹھتے ہیں، ارادہ ہوتا ہے؛ آج 5 ہزار مرتبہ درود پڑھوں گا، مگر جلدی ہی یہ جذبہ ٹھنڈا ہونا شروع ہوتا ہے، پھر آہستہ آہستہ کام یاد آنا شروع ہوتے ہیں، پھر دِل میں خیالات آتے ہیں ❁ آج بس 10 نفل پڑھ لیتا ہوں ❁ بس آدھے پارے کی تلاوت ہی کافی ہے ❁ 500 مرتبہ درودِ پاک کی بھی بہت فضیلت ہے، اتنا ہی پڑھ لیتا ہوں، یوں خیالات آتے رہتے ہیں، جوش و جذبہ کم پڑتا رہتا ہے اور ہم جتنی سوچی ہوتی ہے، اتنی عبادت دِل لگا کر نہیں کر پاتے۔ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے، ہمارا دِل کیوں پھر جاتا ہے؟ شیطان وسوسے ڈالتا ہے۔

شیطان جو مَرْدُود ہے، اللہ پاک کی بارگاہ سے دُھتکارا ہوا ہے، لعنت کا طَوْق اِس کے گلے میں ڈالا جا چکا ہے، جب وہ دِلوں پر اتنا تَصَرُّف رکھتا ہے، دِلوں کو پھیر لیتا ہے تو کیا اللہ پاک کے نیک بندوں کو اتنی سی طاقت بھی نہیں مل سکتی کہ وہ دِلوں کو گُناہوں سے پھیر کر نیکی کی طرف لگا دیں...؟[1]

[1]... فتاویٰ رضویہ، جلد:21، صفحہ:381-383 ملخصاً۔

بُرے انسانوں کے وسوسے

پھر یہ بھی دیکھئے! کہ اللہ پاک نے فرمایا:

مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ (پ30، النّاس:6)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: جنوں اور انسانوں میں سے۔

یعنی دِلوں میں وسوسے صِرْف شیطان نہیں ڈالتے، بُرے انسان بھی ڈالتے ہیں ❁ بعض دفعہ ہمارے دِل میں اپنے بھائی کی بڑی محبّت ہوتی ہے، ایک شخص آتا ہے، ہمارے سامنے غیبتیں اور چغلیاں کھاتا ہے، اس محبّت کو نفرت میں بدل ڈالتا ہے ❁ کبھی اگر گھر میں جھگڑا وغیرہ ہو جائے، اللہ پاک ہمیں توفیق بخشے، ہم صُلح کی طرف بڑھ جائیں تو محبتوں کے چور آجاتے ہیں، دِل میں وسوسے ڈال کر نیکی سے ہمیں روک دیتے ہیں ❁ بندہ اچھا خاصہ گھر سے نماز کے لئے نکلتا ہے، راستے میں بُرا دوست ملتا ہے، اسے مسجد سے پھیر کر بازار کی طرف لے جاتا ہے۔

پتا چلا؛ یہ بُرے انسان جو ہیں، یہ بھی دِلوں پر تَصَرُّف کرتے ہیں، دِل کو نیکی سے ہٹا کر گُناہوں کی طرف لگا دیتے ہیں۔ جب بُرے انسانوں کو یہ طاقت دی گئی ہے تو اگر اللہ پاک کے ولیوں کے متعلق کہا جائے کہ وہ دِلوں پر قبضہ رکھتے ہیں، اپنی نگاہِ کرم سے دِلوں کو گُناہ سے ہٹا کر نیکی کی طرف لگا دیتے ہیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے...؟

نُورانی لوگ، نُورانی اَثَرات

حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سُوال ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! ولی کون ہوتے ہیں؟ فرمایا: جنہیں دیکھ کر رَبّ یاد آئے، وہ وَلی ہوتے ہیں۔[1] ایک روایت میں ہے: عرض کی گئی: سب سے بہتر ہم نشین (یعنی

1...نوادر الاصول، جلد:1، صفحہ:302۔

ساتھی جس کے پاس بیٹھا جائے) کون ہے؟ فرمایا: وہ لوگ جنہیں دیکھنے سے رَبّ یاد آئے، جن کی باتیں سُن کر عمل کا جذبہ بڑھے، جن کے اَعْمال دیکھ کر آخرت کی یاد میں اضافہ ہو۔[1]

امام ترمذی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: اللہ پاک کا جو وَلی ہوتا ہے ❁ رَبِّ کریم اس کے دِل کو نُور سے بھر دیتا ہے ❁ اس کی نگاہوں سے وہی نُور جھلکتا ہے ❁ جب وہ باتیں کرتا ہے تو اس کی زبان سے نُور جھلکتا ہے ❁ جب وہ کوئی عَمَل کرتا ہے تو اس کے اعمال سے وہ نُور جھلک رہا ہوتا ہے، اسی لئے اللہ پاک کے وَلی کو دیکھنے سے ❁ دِل پھرتے ہیں ❁ دِل سے غفلت دُھل جاتی ہے ❁ رَبّ کی یاد دِل میں بس جاتی ہے، جب اللہ پاک کے وَلی کی باتیں سُنتے ہیں تو اس کی زبان کے ذریعے جھلکنے والا دِل کا نُور ہمارے دِل پر اَثَر کرتا ہے اور دِل کا زنگ اُتار کر دِل کو نیک کاموں کی طرف پھیر دیتا ہے۔[2]

پتا چلا؛ اللہ پاک کے وَلیوں کو جو نور عطا کیا جاتا ہے، اس نُور کے ذریعے سے وہ لوگوں کے دِلوں پر حکومت کرتے ہیں۔

الحمدللہ! ہمارے پیر، پیروں کے پِیر، پیر دستگیر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ولی ہی نہیں بلکہ ولیوں کے سردار ہیں، آپ کو بھی دِلوں پر قبضہ عطا کیا گیا ہے۔ آپ کا دِلوں پر قبضہ کیسا ہے؟ سنیئے!

بداَخْلاق لڑکے نے توبہ کرلی

حضرت ابُو حَسَن قَوَّاس رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز میں اور میرے ساتھ بہت سارے لوگ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے، ہم سب اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے حل (***Solution***) کے لئے دُعا کروانے کا ارادہ (***Intention***)

[1]... نوادرالاصول، جلد: 1، صفحہ: 303۔

[2]... نوادرالاصول، جلد: 1، صفحہ: 303-306 ملخصًا۔

رکھتے تھے، راستے میں اور لوگ بھی ہمارے ساتھ مِل گئے۔ ان میں ایک لڑکا تھا، میں اُسے جانتا تھا، یہ بہت گھٹیا اَخلاق والا تھا، اکثر ناپاک رہتا تھا۔ خیر! ہم سب بارگاہِ غوثیت کی طرف جا رہے تھے کہ اتفاق سے حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے راستے ہی میں ملاقات ہوگئی، ہم سب نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور ایک ایک کرکے آپ کے ہاتھ مبارَک کو بوسہ دینے لگے۔ وہ لڑکا جس کے اخلاق اچھے نہیں تھے، جب وہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ کو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھا تو حُضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ مبارَک ہٹالیا، پھر ایک نظر اُس لڑکے کی طرف دیکھا، سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نگاہ مبارک کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ لڑکا بے ہوش ہوکر گِر پڑا، جب اسے ہوش آیا تو اُس نے فوراً ہی اپنے بُرے اخلاق سے توبہ کی، پھر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے ہاتھ ملایا۔(1)

لینے شفائے کامِلہ دربار میں اے کامِل!	بیمارِ عِصیاں آگیا بغداد والے مرشد
ایمان اس کا بچ گیا شیطان سے، جو تیرے	ہے سلسلے میں آ گیا بغداد والے مرشد
کیوں نَزع وقَبْر وحشر کا ڈر اَب مُریدوں کو ہو	تُو "لَا تَخَفْ" سنا گیا بغداد والے مرشد(2)

--*-*

ہیں پیرِ پیراں!	غوثِ پاک	ہیں میرِ میراں!	غوثِ پاک
مَحْبُوبِ سُبحاں!	غوثِ پاک	ولیوں کے سُلطاں!	غوثِ پاک
مُشکل ہو آساں!	غوثِ پاک	دو دَرد کا دَرماں!	غوثِ پاک
فرماؤ اِحساں!	غوثِ پاک	راحت کا سَاماں!	غوثِ پاک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...قلائد الجواہر، صفحہ: 32 ملخصاً۔

2...وسائلِ بخشش، صفحہ: 545-546 ملتقطاً۔

اللہ والوں کی پہچان

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حدیثِ پاک سُنی، اللہ پاک کا وَلی کون ہوتا ہے؟ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا کہ اللہ پاک کا ولی وہ ہوتا ہے، جسے دیکھ کر رَبّ یاد آتا ہے، جس کی باتیں سُن کر عَمَل کا جذبہ بڑھتا ہے اور اس کے اَعْمال دیکھ کر آخرت کی یاد میں اِضافہ ہو جاتا ہے۔ ان 3 نشانیوں کو اپنے دِل میں بٹھالینا چاہئے۔ کیونکہ

لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں راہزن بھی پھرتے ہیں
گر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

وضاحت: لباسِ خضر سے مراد **راہ نما** ہیں، اور رہزن کا مطلب **ڈاکو** ہے لہٰذا اس کا معنیٰ یہ ہوا کہ یہاں راہ نما کے لباس میں ایمان کے ڈاکو بھی پھرتے ہیں، اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر یعنی پہچان کہ حقیقی راہ نما کون ہے۔

کتنے ایسے ہوتے ہیں جو محبتِ اِلٰہی کے بڑے بڑے دعوے تو کرتے ہیں، اپنے طَور پر بڑے وَلی بنتے ہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ❁ انہیں دیکھ کر رَبّ کی یاد آنا تو دُور کی بات، الٹا غفلت بڑھ جاتی ہے ❁ ان کی باتیں سننے سے دِل مردہ ہوتے ہیں ❁ ان کے اَعْمال ایسے کہ خوفِ خُدا رکھنے والا کانوں کو ہاتھ لگائے، توبہ توبہ کرے...!! اللہ پاک کو ناراض کرنے والے کام کرنے میں دلیر ہوتے ہیں ❁ نمازیں قضا کرتے ہیں ❁ روزے نہیں رکھتے ❁ صدقہ و خیرات نہیں کرتے ❁ عورتوں جیسے لمبے لمبے بال رکھے ہوتے ہیں ❁ نشہ آور اشیاء مثلاً بھنگ وغیرہ کے دَوْر چل رہے ہوتے ہیں اور دعویٰ کیا ہے: ہم عشق والے ہیں ❁ ہمیں اللہ پاک سے محبت ہے۔

اگر انہیں نیکی کی دعوت دی جائے، نماز پڑھنے کی دعوت دی جائے، گُناہ چھوڑنے کی، ربّ کو ناراض کرنے والے کام چھوڑنے کی دعوت دی جائے تو بڑی جرأت سے کہتے ہیں: مِیاں! نمازیں تم پڑھو! ہم تو پہنچے ہوئے ہیں۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ! دعویٰ محبتِ اِلٰہی کا...! کام اللہ پاک کو ناراض کرنے والے اور اس پر ایسی جاہلانہ جرأت...!! نماز اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری ہے، نماز اللہ پاک سے گویا ملاقات ہے، نمازی نماز پڑھتے ہوئے گویا اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی التجائیں پیش کر رہا ہوتا ہے، کیا کوئی ایسا بھی محبت کرنے والا ہے جو اپنے مَحْبُوب سے ملنا پسند نہ کرتا ہو، جب محبوب سے ملنے کا وقت آئے تو کہے: میں پہنچا ہوا ہوں، مجھے محبوب سے ملاقات کی حاجت نہیں ہے؟ سچ فرمایا حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۃِ نے کہ "ہاں! وہ پہنچا ہوا ہے مگر کہاں؟ دوزَخ میں۔"[1] اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ (پارہ14، سورۃ الحجر:99)	تَرجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے رَبّ کی عبادت کرتے رہو حتی کہ تمہیں موت آجائے۔

معلوم ہوا کوئی جہاں مرضی پہنچا ہوا ہو جب تک زِندہ ہے، عقل سلامت ہے، اس وقت تک عِبادت سے خُلاصِی نہیں ہو سکتی۔ باقِی رہا ایسے نادانوں کا **محبتِ اِلٰہی** کا دعویٰ کرنا تو بعض صُوفیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیھم نے **"محبتِ اِلٰہی"** کی تعریف ہی یہ کی ہے: **مُوَاطَاۃُ الْقَلْبِ لِمُرَادَاتِ الرَّبِّ** اللہ پاک کی مَرضِی کے سامنے دِل کو بچھا دینا۔[2]

1...اَلْیَوَاقِیْت وَالْجَوَاہِر، جُز:1، صفحہ:206۔
2...رسالہ قشیریہ، صفحہ:350۔

یہ ہے محبتِ اِلٰہی..!معلوم ہوا جو بندہ خُود کو اللہ پاک کے احکام کے سامنے، اللہ پاک کی رضاوالے کاموں کے سامنے، اللہ پاک کی مَرْضِی کے سامنے جھکا نہیں دیتا وہ ابھی **محبتِ اِلٰہی** کی میم تک بھی نہیں پہنچ پایا۔ ایسے نادان ہر گز ہر گز وَلی نہیں ہیں بلکہ دِین کے دُشمن، سَستی شہرت کے طلبگار، اللہ پاک کے بندوں کو اللہ پاک سے دُور کرنے والے ہوتے ہیں، ہم سب پر لازِم ہے کہ ایسے ڈھونگیوں سے ہمیشہ دُور رہیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کی فِکْر کرتے رہیں۔ اللہ پاک ہمیں درست غلط کی سچّی پہچان نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم

دِل کو غیر اللہ سے خالی کر دیا

حضرت شیخ ابو صالِح مغربی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے پیر و مرشِد کی ہدایت پر فَقْر (غیر اللہ سے بے نیازی) کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا۔ ایک دن حضرت غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے فرمایا: اے ابو صالِح!اگر تم فَقْر حاصل کرنا چاہتے ہو تو بغیر واسطے وسیلے کے اُسے حاصِل نہیں کر پاؤ گے۔ یاد رکھو!کہ فَقْر حاصِل کرنے کا واسطہ توحید ہے اور توحید کی اصل یہ ہے کہ دل سے اللہ پاک کے سوا ہر کسی کا خوف و خطرہ مٹا دے اور دل کو (غیر اللہ کے خوف، دنیا کی محبّت، نفسانی خواہشات کی پیروی سے) بالکل پاک و صاف کر دے۔

میں نے عرض کی: حضور آپ ہی مجھے یہ خوبی عطا فرما دیں۔ یہ بات سن حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ پر نظر کرم فرمائی، میرے دل سے یہ (یعنی غیر اللہ پر بھروسہ کرنے، دنیا کی محبّت، نفسانی خواہشات کی پیروی کی) کیفیت ایسے دور ہوئی کہ جیسے دن کے آنے سے رات کا اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔[1]

[1]... بَھْجَۃُ الْاَسْرَار، ذکر فصول من کلامہ...الخ، صفحہ:105 ملخصًا۔

بندہ قَادِر کا بھی، قادر بھی ہے عَبْدُالقَادِر	سِرِّ باطن بھی ہے ظاہِر بھی ہے عَبْدُالقَادِر
مفتیٔ شرع بھی ہے، قاضِیٔ ملّت بھی ہے	عِلْمِ اَسرار سے ماہِر بھی ہے عَبْدُالقَادِر
ذی تَصَرُّف بھی ہے مَاذُوْن بھی مختار بھی ہے	کارِ عالَم کا مُدَبِّر بھی ہے عَبْدُالقَادِر[1]

وضاحت: ہمارے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عَبْدُ القادِر ہیں یعنی قُدْرتوں والے رَبِّ کریم کے بندے ہیں، اللہ پاک نے آپ کو قُدرت عطا فرمائی ہے، آپ ظاہِر و باطِن کے رازدار ہیں، شریعت کے مفتی بھی ہیں، مِلَّت کے قاضِی بھی ہیں، باطنی عُلُوم کے ماہِر بھی ہیں، اللہ پاک نے آپ کو اختیارات عطا فرمائے ہیں، آپ کو زمانے کی تَدْبِیر کی اجازت بھی عطا کی گئی ہے۔

دِل غیر سے خالی رکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں ایک تو یہ ذِکْر ہے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دِلوں پر حکومت رکھتے ہیں اور حکومت بھی کیسی...؟ ایک نگاہ فرما کر دِل کو غیر اللہ سے خالی کر دیا اور خالی بھی ایسا کیا کہ پھر زندگی بھر دِل غیر اللہ کی طرف مائِل نہ ہوا...!

پِھر اس واقعے میں ہمارے لئے ایک سبق بھی ہے، اگر ہم اُونچا رُتبہ چاہتے ہیں، اللہ پاک کی بارگاہ میں قرب چاہتے ہیں، اللہ پاک کی رضا کے طلب گار ہیں، اس کے لئے دِل کو غیر اللہ سے خالی کرنا پڑے گا، دُنیا کی محبّت، نفسانی خواہشات کی پیروی دِل سے دُور کرنی پڑے گی، تبھی دِل میں اللہ پاک کی محبّت آئے گی، اللہ پاک کی یاد دِل میں بسے گی۔ اس کی بھی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ دِل کو دُنیا سے ہٹا کر اللہ پاک کی یاد میں لگا دینا چاہئے۔

[1]...حدائقِ بخشش، صفحہ:69 ملتقطاً۔

دِل میں دُنیا رہے گی یا محبّتِ اِلٰہی

ایک مرتبہ حضرت رابعہ رَحمۃُ اللہِ علیہا نے 7 روزے رکھے اور رات کو بالکل آرام نہ کیا، آٹھویں دِن بھوک کی سَخْت شدّت ہوئی اور نفس نے کھانے کی فریاد کی، اسی وَقْت ایک شَخْص پیالے میں کھانا لے کر حاضِر ہوا، آپ رَحمۃُ اللہِ علیہا نے پیالہ لیا اور چراغ جلانے اُٹھیں، اتنے میں کہیں سے بلی آئی، اس نے پیالہ اُلٹ دیا، آپ رَحمۃُ اللہِ علیہا نے پانی پینا چاہا تو چراغ بجھ گیا اور پانی کا پیالہ گر کر ٹوٹ گیا، آپ رَحمۃُ اللہِ علیہا نے درد بھری آہ بھری اور بارگاہِ اِلٰہی میں عَرض کیا: مولیٰ! میرے ساتھ یہ کیسا مُعَاملہ ہو رہا ہے؟ ہاتفِ غیبی سے آواز آئی: اگر دُنیوی نعمتوں کی طلب گار ہو تو ہم عطا کئے دیتے ہیں مگر اپنا درد تمہارے دل سے نکال لیں گے کیونکہ 2 الگ الگ چیزیں ایک دِل میں جمع نہیں ہو سکتیں، اِس کے بعد سے آپ رَحمۃُ اللہِ علیہا نے دِل کو مَحبّتِ دنیا سے ایسے خالی کر لیا جیسے مرنے والا آخری وَقْت دِل کو دُنیوی تصورات سے خالی کر لیتا ہے۔ ہر صبح آپ رَحمۃُ اللہِ علیہا یہ دُعا کیا کرتیں: اِلٰہی! مجھے اپنی جانِب ایسا مُتَوجّہ کر لے کہ دُنیا والے مجھے تیری رضا والے کام کے سِوا کسی کام میں مشغول نہ دیکھیں۔ (1)

دُنیا و آخرت کا آپس میں رشتہ

مَعْلُوم ہوا جس دِل میں دُنیا کی مَحبّت ہو، اس میں مَحبّتِ اِلٰہی آنا مشکل ہے۔ حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام فرماتے ہیں: پانی اور آگ ایک برتن میں جمع نہیں ہوتے، یوں ہی دُنیا اور آخرت کی مَحبّت ایک دِل میں جمع نہیں ہو سکتی۔ (2) مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، شیرِ خدا، علیُ الْمُرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: دُنیا اور آخرت 2 سوکنیں ہیں، جتنا ایک سے راضِی ہو گے،

1... تذکرۃ الاولیا، باب ہشتم، ذکر رابعہ، جلد: 1، صفحہ: 73۔

2... احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، جلد: 3، صفحہ: 253۔

دوسری اتنا ناراض ہو گی۔[1]

پیچھا مِرا دنیا کی محبت سے چُھڑا دے | یاربّ! مجھے دیوانہ مدینے کا بنادے

جس نے جو مانگا عطا کر دیا

شیخ محمد بن مَحْفُوظ رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ بہت سے پیر سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر تھے، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: اپنی اپنی حاجات بیان کیجئے، جس کو جو چاہئے ہو گا، ملے گا۔

موقع غنیمت تھا، سب نے اپنی اپنی حاجتیں بیان کرنا شروع کیں، کسی نے عرض کیا: میں مُجَاہَدہ (یعنی نیکیوں میں خُوب کوشش کرنے) کی طاقت چاہتا ہوں۔ کسی نے عرض کیا: میں خوفِ خُدا کا طلب گار ہوں، کسی نے عرض کیا: میں اپنے وقت کو محفوظ کرنا (یعنی ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہنا) چاہتا ہوں، کسی نے عرض کیا: میں عِلْم میں اِضافہ چاہتا ہوں۔ ❁ شیخ خلیل رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے عرض کیا: میں قُطب بننا چاہتا ہوں ❁ شیخ اَبُو الْبَرَکات رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے عرض کیا: میں اللہ پاک کی محبت میں خوب اضافہ چاہتا ہوں ❁ شیخ اَبُو الْفُتُوح رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے عرض کیا: میں قرآنِ کریم کا اور حدیثِ رسول کا حافِظ بننا چاہتا ہوں۔ یُوں سب اپنی اپنی حاجتیں بیان کرتے گئے، جب سب عرض کر چکے تو سرکارِ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہم سب کی حاجات پر سب کی مدد کرتے ہیں۔

شیخ اَبُو الْخیر رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! اس مجلس میں جس نے جو مانگا تھا، اُس کو وہی ملا ❁ شیخ حضرمی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ جنہوں نے قرآنِ پاک حِفْظ ہو جانے کی تمنا کی تھی، اللہ پاک نے انہیں توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے 6 ماہ میں پُورا قرآنِ کریم حفظ کر لیا ❁ یونہی شیخ جمیل

[1]... احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، جلد: 3، صفحہ: 258۔

رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ جنہوں نے عرض کیا تھا کہ میں اپنے وقت کو محفوظ کرنا (یعنی ہر وقت ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہنا) چاہتا ہوں، یہ اس درجے پر پہنچے کہ ہر وقت تسبیح لئے ذِکْرُ اللہ میں مَصرُوف رہا کرتے تھے۔

۞ شیخ محمد بن محفوظ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ جو اس واقعہ کو بیان کرنے والے ہیں، آپ فرماتے ہیں: میرے دِل میں مختلف خیال آتے رہتے تھے، میں ان میں فرق نہیں کر پاتا تھا کہ کونسا خیال اللہ پاک کی طرف سے ہے، کون سا خیال اللہ پاک کی طرف سے نہیں ہے، چنانچہ میں نے عرض کیا: حُضُور! مجھے ایسی معرفت مل جائے کہ دِلی ارادوں میں فرق کر سکوں، مجھے معلوم ہو جایا کرے کہ کون سا خیال اللہ پاک کی طرف سے ہے، کون سا اللہ پاک کی طرف سے نہیں ہے۔ میری عرضی سُن کر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا، اس سے میرے دِل میں ایک نُور چمکا، آج تک وہ نُور چمک رہا ہے، اس کی برکت سے میں دِلی ارادوں میں فرق کر لیا کرتا ہوں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! دِلوں پر کیسا زبردست تَصَرُّف ہے، کیسی حکومت ہے...! ایک مرتبہ ہاتھ مبارک رکھا، دِل میں ایسا نُور چمکا دیا کہ ساری زندگی کے لئے ہدایت کا ذریعہ بن گیا۔

ہیں پیرِ پیراں!	غوثِ پاک	ہیں میرِ میراں!	غوثِ پاک
مَحْبُوبِ سُبحاں!	غوثِ پاک	ولیوں کے سُلطاں!	غوثِ پاک
مُشکل ہو آساں!	غوثِ پاک	دو دَرد کا دَرماں!	غوثِ پاک
فرماؤ اِحساں!	غوثِ پاک	راحت کا سَاماں!	غوثِ پاک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...بَہْجَۃُ الْاَسْرَار، ذکر فصول من کلامہ...الخ، صفحہ: 66-68 ملخصاً۔

شیخ ابو مظفر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا واقعہ

شیخ ابو مظفر بن منصور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت شیخ عبد القادر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اُس وقت میں نے فلسفے کی ایک کتاب پکڑی ہوئی تھی، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بغیر کتاب دیکھے ہی فرمایا: **اے ابو مظفر! جاؤ..!!اِس کتاب کو دھوڈالو** (یعنی پانی میں ڈال کر ٹھنڈا کر دو)۔

ابو مظفر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ کتاب بڑی پسند تھی اس لئے اِسے دھونے کو میرا دل نہ مانا۔ میں نے اپنے دل ہی دل میں سوچا کہ آیندہ اس کتاب کو لے کر آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں نہیں آؤں گا، کتاب گھر رکھنے جانے کے ارادے سے جب میں اُٹھنے لگا تو مجھ سے اُٹھا نہ گیا۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **یہ کتاب مجھے دے دو۔** میں نے کتاب آپ کو دینے سے پہلے اُسے کھول کر دیکھا تو اُس کے صفحات یوں صاف ہو چکے تھے کہ اُن پر ایک بھی لفظ باقی نہ بچا، میں نے وہ کتاب غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دے دی، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کو دیکھنے لگے ؛فرمایا: اِس کتاب میں تو قرآن کریم کے فضائل لکھے ہوئے ہیں، جب میں نے کتاب کو پکڑ کر دیکھا تو واقعی اس میں قرآن کریم کے فضائل بڑے ہی خوشخط طریقے سے لکھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد فرمایا: جس کام کو کرنے کا پکّا ارادہ نہ ہو مگر زبان سے اس کو کرنے کی نیت کرنے سے توبہ کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی میں توبہ کرتا ہوں۔

شیخ ابو مظفر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کتاب کے جتنے مسائل مجھے یاد تھے میں سارے کے سارے بھول گیا، ایسا بھولا کہ جیسے کبھی پڑھے ہی نہ تھے۔ (1)

1... بَہجَۃُ الْاَسْرَار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، صفحہ: 97۔

بندہ قَادِر کا بھی، قادر بھی ہے عَبْدُالقَادِر	سِرِّ باطن بھی ہے ظاہِر بھی ہے عَبْدُالقَادِر
مفتیٔ شرع بھی ہے، قاضیٔ ملّت بھی ہے	عِلْمِ اَسرار سے ماہِر بھی ہے عَبْدُالقَادِر
ذی تَصرُّف بھی ہے مَاذُون بھی مختار بھی ہے	کارِ عالَم کا مُدبِّر بھی ہے عَبْدُالقَادِر (1)

--*-*

ہیں پیرِ پیراں!	غوثِ پاک	ہیں میرِ میراں!	غوثِ پاک
مَحْبُوبِ سُبحاں!	غوثِ پاک	ولیوں کے سُلطاں!	غوثِ پاک
مُشکل ہو آساں!	غوثِ پاک	دو دَرد کا دَرْماں!	غوثِ پاک
فرماؤ اِحساں!	غوثِ پاک	راحت کا سَاماں!	غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عِلْمِ دِین سیکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے ہمیں یہ بھی دَرْس مِلا کہ دُنیوی عِلْم چند شرائط کے ساتھ پڑھنا اگرچہ جائِز ہے مگر آخرت کا فائدہ عِلْمِ دِین ہی میں ہے ❁ یہ عِلْمِ دِین پڑھنے والے ہی ہیں جب گھر سے نکلتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں میں پَر بچھاتے ہیں ❁ سب مخلوق یہاں تک کہ دریا کی مچھلیاں بھی ان کے لئے دُعائیں کرتی ہیں ❁ طالِبِ عِلْمِ دِین کے لئے جنّت کا رستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ عِلْمِ دِین پہلے سیکھیں، اسے اہمیت دیں، جتنا دِینی عِلْم سیکھنا فرض ہے، اتنا سیکھ لیا، اب چاہیں تو دُنیا کا عِلْم بھی سیکھ لیں۔ البتہ! پہلے عِلْمِ دِین سیکھیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

1... حدائقِ بخشش، صفحہ: 69 ملتقطاً۔

كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ (پارہ:3، سورۂ آل عمران:79) | ترجمۂ کنزُالعِرفان : اللہ والے ہو جاؤ

کیسے ہونا ہے؟ عِلْمِ دِین سیکھ کر، قرآنِ کریم سیکھ کر، احادیثِ کریمہ سیکھ کر، دِین کی سمجھ حاصِل کر کے۔

عِلْمِ دِین سیکھنا ہی کیوں ضروری ہے؟

ایک اور مقام پر اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚۖ وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (پارہ:21، سورۂ روم:6،7)

ترجمۂ کنزُالعِرفان : لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔ آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے بالکل غافل ہیں۔

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں علّامہ نسفی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ لکھتے ہیں: یہاں اللہ پاک نے جہالت کی 2 قسمیں ارشاد فرمائی ہیں:(1): ایک جہالت یہ ہے کہ بندہ کچھ جانتا ہی نہ ہو، جیسے ہمارے ہاں بہت سارے لوگ بالکل اَنْ پڑھ ہوتے ہیں، انہیں اپنا نام بھی لکھنا نہیں آتا ہوتا (2): جہالت کی دوسری قسم ہے:

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚۖ وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝

یعنی وہ شخص جو ظاہِر دُنیا کی معلومات تو بہت ساری رکھتا ہے مگر آخرت سے بالکل غافِل ہے، اسے اگرچہ اَنْ پڑھ نہ بھی کہا جا سکتا ہو، البتہ وہ بھی جاہِل ہے۔[1]

[1]... تفسیرِ نسفی، پارہ:21، سورۂ روم، زیرِ آیت:7، جلد:2، صفحہ:691۔

اب دیکھئے! جتنے دُنیوی عُلُوم ہیں، وہ ہمیں صِرف ظاہِر دُنیا کا حال بتاتے ہیں، مثلاً ❁ ریاضی میں ہمیں کیلکولیشن (*Calculation*) سکھائی جاتی ہے ❁ فزکس میں مادہ (*Matter*) کے متعلق معلومات دی جاتی ہے، مثلاً کوئی جسم حرکت کیسے کرتا ہے، رُکتا کیسے ہے؟ اس کی خصوصیات کیا ہیں؟ وغیرہ ❁ اسی طرح بائیولوجی (*Biology*) ہے، اس میں جانداروں کے متعلق معلومات ہوتی ہیں ❁ ارضیات (*Geology*)، فلکیات (*Astronomy*)، بینکنگ (*Banking*)، انجینئرنگ (*Engineering*) وغیرہ وغیرہ جتنے عُلُوم ہیں، ان سب میں ظاہِر دُنیا ہی کی معلومات ہیں۔

آخرت کی معلومات: مثلاً ❁ اللہ پاک کی پہچان ❁ رَسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی شان ❁ جنّت و دوزخ ❁ قیامت کی معلومات ❁ آخرت میں کیا چیز نقصان دِہ ہے ❁ کونسی چیز نفع دے گی ❁ آخرت میں نَجات کا دار و مدار کس بات پر ہے؟ ❁ ایمان کیا ہے؟ ❁ نیکی کِسے کہتے ہیں؟ ❁ باطنی بیماریاں کیا ہیں؟ ❁ ان کے عِلاج کیا ہیں؟ وغیرہ وغیرہ یہ سب معلومات ہمیں کہاں سے ملتی ہیں؟ قرآنِ کریم سے، حدیثوں سے، عُلَمائے دِین کی لکھی ہوئی کتابوں سے ملتی ہیں اور اسی کو عِلْمِ دِین کہا جاتا ہے۔

لہٰذا ضرورتاً شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے، دُنیوی عُلُوم پڑھنا اگرچہ جائِز ہے مگر اُخروی لحاظ سے فضیلت صِرف عِلْمِ دین ہی کی ہے۔

عِلْمِ دِین کے نِرالے فضائل

حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عِلْم حاصِل کرو! کیونکہ ❁ اللہ پاک کی رضا کے لئے عِلْم سیکھنا خوفِ خُدا ہے ❁ عِلْم کی تلاش عبادت ہے ❁ عِلْم کی تکرار کرنا (یعنی سبق یاد کرنے کے لئے بار بار پڑھنا) تسبیح

ہے ❁ بے عِلْم کو عِلْم سکھانا صَدَقہ ہے ❁ عِلْم کو اس کے اَہْل پر خرچ کرنا نیکی ہے ❁ عِلْم حلال و حرام کی پہچان کا ذریعہ ہے ❁ عِلْم اَہْلِ جنّت کے راستے کا نشان ہے ❁ عِلْم باعِثِ راحت ہے ❁ عِلْم رفیقِ سفر ہے ❁ عِلْم تنہائی کا ساتھی ہے ❁ عِلْم تنگدستی و خوشحالی میں راہنما ہے ❁ عِلْم دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے ❁ عِلْم دوستوں کے نزدیک زینت ہے ❁ اللہ پاک عِلْم کے ذریعے قوموں کو بلندی عطا فرماتا ہے ❁ اللہ پاک عِلْم کے ذریعے سے قوموں کو امام بنا دیتا ہے، پھر ان کی پیروی کی جاتی ہے ❁ عُلَما کی رائے کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے ❁ فرشتے عُلَما کی دوستی میں رغبت کرتے ہیں ❁ عُلَما کے لئے ہر خشک و تَر، یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور خشکی کے جانور، سب دُعائے مغفرت کرتے ہیں ❁ عِلْم دِل کی زِندگی ہے ❁ عِلْم اندھیرے میں آنکھوں کا نور ہے ❁ عِلْم کے ذریعے بندہ اولیائے کرام کی منازِل کو پالیتا ہے ❁ عِلْم عَمَل کا امام ہے ❁ عَمَل عِلْم کے تابع ہے ❁ خوش نصیبوں کے دِل میں عِلْم ڈال دیا جاتا ہے ❁ جبکہ بدبختوں کو عِلْم سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (1)

اللہ پاک ہمیں توفیق بخشے، ہم عِلْمِ دِین سیکھیں اور اس پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

قادری ہونے کی برکتیں

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک نے بہت اُونچا مقام عطا فرمایا ہے، آپ سے نسبت ہو جانا بھی بہت ہی برکت اور سعادت کی بات ہے۔ حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مریدوں کے لئے اس بات کے ضَامِن ہیں کہ اُن میں سے کوئی شخص بغیر توبہ کے نہ

1... الترغیب والترہیب، کتاب العلم، صفحہ: 42-43، حدیث: 8 ملتقطاً۔

مرے گا اور ان کو یہ فضیلت دی گئی ہے کہ اُن کے مرید اور سات پشت تک ان کے مریدوں کے مرید جنّت میں داخل ہوں گے۔(1)

شیخ ابو سَعود عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمارے شیخ مُحْیُ الدِّین عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضَامِن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔(2)

مرید بن جائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر سے بیعت نہیں ہیں تو مشورہ ہے کہ قادری سلسلے میں مرید ہو کر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ اپنی نسبت جوڑ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا میں اس کی بے شمار بر کتیں دیکھنے کو ملیں گی۔ یاد رکھئے! مرید ہونا بہت ضروری ہے۔ اللہ کریم پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت: 35 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (پ6، المائدۃ:35)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

مَشْہُور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ہر چیز کی تلاش کے لئے دروازے الگ ہیں، ہر سودے کی جستجو کے لئے بازار دوکانیں جدا گانہ ہیں، اس چیز کی تلاش میں ان دروازوں، ان دوکانوں، بازاروں میں جانا پڑتا ہے، خدا پاک کو ڈھونڈو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کے دروازے پر اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کو ڈھونڈو

1... بَہْجَۃُ الْاَسْرَار، ذکر فضل اصحابہ... الخ، صفحہ: 191۔
2... بَہْجَۃُ الْاَسْرَار، ذکر فضل اصحابہ... الخ، صفحہ: 191۔

حضراتِ اولیاء اللہ کے دروازوں پر۔[1] مزید فرماتے ہیں: اس آیت میں تقوی کے بعد وسیلہ کی تلاش کا حکم دے کر بتایا گیا کہ کوئی متقی تقویٰ کے کسی درجہ پر پہنچ کر وسیلے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، لہٰذا کوئی متقی مسلمان یہ نہ سمجھے کہ میں تو متقی ہو گیا اب مجھے اللہ پاک تک پہنچنے کے لئے کسی وسیلہ کی ضرورت نہیں، جیسے ہر مومن اَعْمال و تقویٰ کا حاجت مند ہے یونہی ہر متقی وسیلہ کا محتاج ہے۔[2]

بیعت کی برکتیں

الحمد للہ! کسی پیرِ کامل سے مُرید ہونے کی بہت برکتیں اور فائدے ہیں، مثلاً اس کی برکت سے ایمان کی حفاظت نصیب ہوتی ہے ❁ نماز روزے کی پابندی نصیب ہوتی ہے ❁ حلال، حرام کی پہچان نصیب ہوتی ہے ❁ اِحترامِ مسلم و جذبۂ ایمانی نصیب ہوتا ہے ❁ شیطان سے حفاظت ہوتی ہے ❁ دل میں عبادت کا شوق اور تِلاوتِ قرآن کا ذوق ملتا ہے ❁ بُری صحبت سے بچنے کا ذہن بنتا ہے ❁ گناہوں سے توبہ نصیب ہوتی ہے ❁ دِینی و دنیاوی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں ❁ انسان کا کردار اچھا ہو جاتا ہے۔

اب سنیئے! امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر لوگوں کو کیا کیا فوائد حاصل ہوئے، کیا کیا برکتیں نصیب ہوئیں ❁ امیرِ اہلسنّت سے مُرید ہو کر لاکھوں بے نمازی، نمازی بن گئے بلکہ نمازیں پڑھانے والے یعنی اِمام بن گئے ❁ حافظ بن گئے ❁ ہزاروں عالِم بن گئے ❁ مُفتی بن گئے ❁ گھر میں دینی ماحول بن گیا ❁ داڑھیاں آگئیں ❁ عمامے سج گئے ❁ مدینے کی محبت نصیب ہو گئی ❁ حج

[1]... تفسیرِ نعیمی، پارہ:6، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:35، جلد:6، صفحہ:402 ملخصًا۔

[2]... تفسیرِ نعیمی، پارہ:6، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:35، جلد:6، صفحہ:394 ملتقطًا۔

کی رَغبت ہوئی ❁ کئی حاجی بن گئے ❁ نعتیں پڑھنے کا ❁ نعتیں سُننے کا ذوق و شوق نصیب ہوا ❁ عشقِ رسول مِلا ❁ غوثِ پاک اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہما کا تعارف ہوا۔اِسی طرح اگر ہم غور کرتے جائیں تو ایسی سینکڑوں مثالیں ہوں گی کہ جو امیرِ اہلسنّت کا مُرید ہونے کی برکت سے نصیب ہوئیں۔ الغرض مُرید ہونے کی برکت سے انسان دنیا و آخرت میں سعادت مند ہو جاتا ہے۔

بیعت کا تعارف وافادیت اور فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! سلسلہ عالیہ قادریہ بہت ہی بابرکت سلسلہ ہے۔ الحمدللہ! شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ بھی قادری سلسلے میں بیعت ہیں، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ بھی قادری سلسلے میں بیعت تھے اور الحمد للہ باقی جتنے طریقت کے سلسلے ہیں مثلاً: سلسلۂ نقشبندیہ، سلسلۂ سُہرَوَرۡدِیہ، سلسلۂ چشتیہ ان سب میں بھی غوث پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا ہی فیضان پہنچتا ہے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کے پیشوا، شہنشاہِ بغداد سیدی غوث پاک شیخ عَبۡدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ ہیں اور یہ سلسلہ الحمدللہ! مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، شہنشاہِ ولایت حضرت مولا علی شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عنہ تک متّصل اور ان سے آگے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتا ہے۔ الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کو اپنے پیر و مرشِد حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے بے حد محبّت ہے۔ آیئے! غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے آپ کی محبت کی چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

(1): امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے لکھے ہوئے اشعار کے مجموعے **وسائلِ بخشش، وسائلِ فردوس** آپ کی حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے محبّت کی واضح دلیل ہے جن میں آپ

نے حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شانِ اقدس میں اور آپ سے استغاثہ کے بارے میں تقریبا 13 **کلام** لکھے ہیں جن کے **اشعار کی تعداد کم و بیش 207** ہے، اس کے **علاوہ کم بیش 105** غوثیہ نعرے بھی تحریر فرمائے ہیں۔ آپ نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت مبارکہ پر تقریبا 3رسائل تحریر فرمائے،(1):مُنّے کی لاش: 18 صفحات (2):جِنّات کا بادشاہ: 20صفحات (3):سانپ نُما جن:28صفحات

(2): آپ دامت بَرکاتُہُم العالیہ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خاندان، آل واولاد، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُر اَنوار، گنبد ومینار، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہر الغرض آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے تعلق و نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز سے بے انتہا محبت فرماتے ہیں۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آل اولاد بھی آپ سے بڑا پیار کرتی ہے، ملکِ شام سے تشریف لائے ہوئے ایک عالمِ دین جو حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نسل میں سے تھے، جب ان سے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ان کی اس قدر محبّت کرنے کی وجہ پوچھی گئی توانہوں نے فرمایا: مولانا الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بے شمار لوگوں کو غوثِ پاک شیخ عبد القادر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دامن سے وابستہ کیا اور قادری سلسلہ کو بہت عام کیا ہے اس لئے ہم ان سے اتنی محبّت کرتے ہیں۔

(3): اَلحمدُللہ! امیرِ اہلسنّت کی تربیت کی برکت سے بڑی گیارہویں شریف کی بڑی رات کے موقع پر ملک وبیرونِ ملک **اجتماعِ غوثیہ** کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جن میں کبھی ❁ شانِ غوثِ اعظم ❁ تو کبھی سیرتِ غوثِ اعظم ❁ کبھی خاندانِ غوثِ اعظم ❁ تو کبھی کِردارِ غوثِ اعظم وغیرہ کے موضوعات پر سُنّتوں بھرے بیانات اور مناقبِ غوثِ اعظم کا سلسلہ ہوتا ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گیارہویں شریف کی رات میں عاشقانِ رسول کو **بغدادی نسخہ** استعمال کرنے کی ترغیب دِلاتے ہیں۔ یہ بغدادی نسخہ کیا ہے؟ آیئے! اس کے بارے میں بھی سُنتے ہیں:

رَبِیْعُ الآخر کی گیارھویں شب سارا سال مصیبتوں سے حفاظت کی نیّت سے سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گیارہ نام (اوّل آخر گیارہ باردُرُود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کر کے اُسی رات کھالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! سارا سال مصیبتوں سے حفاظت ہو گی۔ گیارہ نام یہ ہیں: (1): سیّد مُحیُ الدِّین سلطان (2): مُحیُ الدِّین قطب (3): مُحیُ الدِّین خواجہ (4): مُحیُ الدِّین مخدوم (5): مُحیُ الدِّین ولی (6): مُحیُ الدِّین بادشاہ (7): مُحیُ الدِّین شیخ (8): مُحیُ الدِّین مَوْلٰنا (9): مُحیُ الدِّین غوث (10): مُحیُ الدِّین خلیل (11): مُحیُ الدِّین۔[1]

اللہ کریم ہم سب کو امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کی اور آپ کے صدقے میں حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سچی پکی غلامی نصیب فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! فیضانِ غوثِ اعظم حاصِل کرنے، باکردار و بااَخلاق مسلمان بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! 12 دِینی کاموں میں بھی خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **قافلہ** بھی ہے۔

بے شک نیکی کی دعوت دینا، اس راہ میں مشقت اُٹھانا سُنّتِ انبیاء ہے: ❁ دِین کا کام مشکلات اُٹھا کر، قربانیاں دے کر ہی ہوتا ہے ❁ انبیائے کرام ❁ صحابۂ کرام ❁ نیک لوگ نیکی کی دعوت

[1]... جنات کا بادشاہ، صفحہ: 18۔

دینے کے لئے گھروں سے نکلتے ❁ دور دُور علاقوں میں جاتے ❁ ہجرت کرتے اور ❁ مشقت اُٹھا کر دِین کا پیغام عام کیا کرتے تھے ❁ پہلوں کی قربانیوں ہی سے ہم تک دِین پہنچا ہے۔

❁ -عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی بھی اسی راہ پر ہے؛ ❁ ہند بھر میں دِین کا پیغام عام کرنے کے لئے لاکھوں عاشقانِ رسول قافلے کی صُورت میں شہر شہر، گاؤں گاؤں جاتے اور نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں ❁ قافلوں کی برکت سے لاکھوں کی زِندگی میں نیکیوں کی بہار آئی ہے ❁ الحمدللہ! 3 دِن، 12 دِن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے قافلے سَفَر کرتے رہتے ہیں۔

❁ **آپ بھی قافلے میں سَفَر کیا کیجئے!** اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی ❁ قافلے میں فرض عِلْمِ دِین سکھایا جاتا ہے ❁ سنتیں سکھائی جاتی ہیں ❁ تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے ❁ نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع ملتا ہے ❁ قافلے کی برکت سے دُعائیں پُوری ہونے ❁ مشکلات ٹلنے ❁ بیماریوں سے شِفا ملنے کے بھی سینکڑوں واقعات ہیں ❁ ایسا بھی ہوا کہ قافلے میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کی حوصلہ افزائی کے لئے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے کرم فرمایا، خواب میں تشریف لائے اور شرکائے قافلہ کو دیدار کا جام پلا دیا۔

ہم بھی قافلے میں سَفَر کریں، کیا معلوم ہم پر بھی کرم ہو جائے۔ کم از کم ہر ماہ 3 دِن کے قافلے میں سَفَر کی نِیّت کر لیجئے! آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

باغ کا جھولا

ایک محلہ میں عَلاقائی دَورہ کی دعوت سے متاثر ہو کر ایک ماڈَرن (*Modern*) نوجوان مسجِد میں آگیا۔ بیان میں قافِلوں میں سفر کی ترغیب دلائی گئی تو اس نے قافلے میں سفر کرنے کیلئے نام لکھوا دیا۔ ابھی قافلے میں اُس کی روانگی میں کچھ دن باقی تھے کہ قَضائے الٰہی سے اُس

کا انتقال ہو گیا۔ کسی اَہلِ خانہ نے مرحوم کو خواب میں اِس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہریالے باغ میں نہایت خوش ہے اور جُھولا جھول رہا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا، یہاں کیسے آ گئے؟ اس نوجوان نے جواب دیا: دعوتِ اسلامی کے قافلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ پاک کا بڑا کرم ہوا ہے، میری ماں سے کہہ دینا کہ وہ میرا غم نہ کرے میں یہاں بہت سکون سے ہوں۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
پاؤ گے بخششیں قافلے میں چلو | جنّتیں بھی ملیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مُحبّت کی اس نے مجھ سے مُحبّت کی اور جس نے مجھ سے مُحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

مسواک کرنے کی سنّتیں اور آداب

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **(1)**: 2 رکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رکعتوں سے افضل ہے۔[2] **(2)**: مِسواک کا استعمال اپنے لئے لَازِم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور اللہ پاک کی رِضا کا سبب ہے۔[3]

1 …تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343

2 …مسند الفردوس، جلد:2، صفحہ:265، حدیث:3236۔

3 …مسند امام احمد، جلد:2، صفحہ:438، حدیث:5869۔

اے عاشقانِ رسول! ❁ حُضُور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر رات بار بار مِسْواک کرتے تھے، ہر بار سوتے وقت بھی اور بیدار ہوتے وقت بھی ❁ بغیر اچھی نیت کے مِسواک کرنے سے طبی فوائد (*Medical Benefits*) تو حاصِل ہوں گے مگر ثواب نہیں ملے گا، مثلاً وُضو کے لئے مِسواک کرنا ہو تو یوں تین نیتیں کر لیجئے: رِضائے الٰہی، سُنت کی ادائیگی اور ذِکر و دُرُود کے لئے مُنہ کو پاکیزہ کرنے کی غرض سے مِسواک کروں گا ❁ مشائخِ کرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا ❁ حضرت عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے روایت ہے کہ مِسواک میں 10 خوبیاں ہیں: ❁ مُنہ صاف کرتی ❁ مسوڑھے مضبوط بناتی ہے ❁ نظر تیز کرتی ❁ بلغم دُور کرتی ❁ مُنہ کی بدبو ختم کرتی ہے ❁ سُنَّت کے مَوافق ہے ❁ مسواک کرنے والے سے فِرشتے خوش ہوتے ہیں ❁ مسواک کرنے سے ربّ راضی ہوتا ہے ❁ مسواک نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے ❁ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ❁ مسواک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ سنت ادا کرنے کا آلہ ہے، احتیاط سے کسی جگہ رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔[1]

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصَّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے۔ سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

1...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:47-50۔

جو ہیں وَقف، سنّت کی خدمت کی خاطر | نہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ | انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو دیں راہِ مولا میں بارہ مہینے | انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم[1]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:550-551 ملتقطاً۔